

تذکرہ فقہائے کرام  
مجلس المدینۃ العلمیۃ  
مجلس المدینۃ العلمیۃ



آئیڈیلز

شرح چند سالانہ  
بھروسے  
مشائے  
۵۰-۳۰ روپے  
ممالک غیر مسلم  
۵۰-۳۰ روپے

فی پرچہ ۱۲۳ روپے

جلد ۱۱۹ | ۲۹ جنوری ۱۹۶۷ء | ۲۹ نومبر ۱۹۶۷ء | ۲۹ نومبر ۱۹۶۷ء

### انجمن احمدیہ

۲۷ نومبر ۱۹۶۷ء (جمعہ) ۱۹ بجے ۱۰ منٹ حضرت نبیؐ ایسے اعلیٰ ایہ اللہ تعالیٰ نے جو  
الہیہ کی صحت کے مطلق انہار افضل پر شاہی گدھے اعلان ملہر چک  
کے دوسرے حضور زکریا علیہ السلام کے بیٹے کی تکلیف تھی اس وقت نسبت احمدیہ  
اجاب جانتے ناسر توب اور انعام کے ساتھ رعایا جباری و کعبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے  
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھمت کا طرہ دعا جو عطا فرمائے۔ اور اس کے شرابی کو فرمائے۔ یہی  
۲۷ نومبر حضرت نواب امیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا وطن سے انہار افضل پر شاہی  
کر وہ ایک لاکھ ملہر ہے کہ پائیس دن ہسپتال میں ڈبہ نکالنے سے کہ حضرت یہ  
ام مظفر احمد صاحب ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آئے اور مرزا مظفر احمد صاحب کے مکان میں  
انہیں حضور زکریا کا انصاف کے لئے اجاب دعا جباری جاری رکھی  
قادیان ۲۷ نومبر ۱۹۶۷ء مرزا امیر احمد صاحب مع اول و اولاد لکھنؤ تھے  
ذریعہ سے ہیں۔ اللہ اعلم

## کانگور افیقا کے وزیر اعظم مسٹر لومبیا اور دیگر وزراء کو تبلیغ اسلام اجیٹیشن لائبریریا کی طرف انہیں انگریزی قرآن کریم لائف آئی محمد اور دیگر اہم اسلامی کتب کی پیشکش

ڈاکٹر محمد رسولی محمد صدیق صاحب بقوسی انچارج ایڈیٹر ایم اے

تاکہ دنیا میں علمائے ان دورہ وانی تقویٰ  
الغقب پیدا کرنا ہے۔ تاکہ دنیا کے لوگ  
کو جو فیضان اللہ تعالیٰ سے ملے جلی سنو  
کچھ ہی کفر و ایمان اور ناسر توب کے بڑے  
چھوڑ کر وہاں آستانہ اہلبیت پر کھڑا  
ہائے اور اس سوچہ دنیا کو شہادت  
۵۰ روپے کے چیکل سے نجات دہا کر اس  
کی جگہ امن و مسلمان باہمی انسانی عقیدہ  
رسادات اور خدا پرستی کے دیباچے بول  
دیباچے اور جو کعبہ اب اللہ تعالیٰ کی  
شہادت اور حق تعالیٰ سے ہائے ہم  
یقین رکھتے ہیں کعبہ اسلام اور حجت  
احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں یہ عظیم الشان عقیدہ  
خدا کے فضل و رحم اور اس کے فضل سے  
بیاہر کرے گا ولاست مدیل مکتف  
اللہ تعالیٰ کے سائیر ہیں۔

پس خدا تعالیٰ کے اس امان سے  
شہادت کے پیش نظر حضرت احمدیہ اسلام  
کی قائم کر وہ جاعت احمدیہ آج اسلام کی  
یعنی خداوند کی کرتی اور ایسے مفضل اور  
ماریع طریق پر اسلام کی مدد حاصل کی  
دنیا میں اٹھتے تبلیغ کر رہی ہے جو کہ  
اس زمانہ کے متفقہ اور مستعد رعایا کے  
بیکل موافق ہے۔ پس لکھاپ اسلام کی قیام  
کر احادیث کے نفاذ نظر سے دیکھیں گے  
تو آپ پر یقین طور پر بیاہر ظاہر ہوا ہے  
گاہ کہ اسلام کے منہرہ اصول و قیام  
اور مسلمانانہ اہمیت کے افضل و برتر ہے  
جس کے لئے اس کے آج دنیا کی قیام اپنے سب  
قوی مسلمان مل کر کوشش ہیں۔ اور دنیا میں ہر  
طرف اس وسیع اور رحمت و مسادات کا  
دور دورہ ہو سکتا ہے

پیش قیمت آسمانی تحفے  
بلاخرم باب آپ کی خدمت میں آسمان  
کی مقدس و رضائی کتاب قرآن کریم انگریزی  
کا ایک نسخہ اور ہریت حضرت باقی اسلام کی  
موسسہ انڈیا کے نام و اسلامی اصول کی  
فلاستیک اور مذہب اسلام پر انگریزی زبان  
زنجی زبان میں چند ایک ضروری و ذاتی عقیدے

اس طرح کے ساتھ آزیل ولما کو  
بہائیس سورنڈ نام بیاہر میں دستا طور پر  
پیش کیا گیا جس کی مانگ شدہ کا پانچ آپ  
کے وقت اور بعض اہم شخصیتوں کو بھی دی  
گئیں۔ اس ایڈیشن میں آپ کو جانتے اور  
کطرف سے خوش آمدید کہنے کے علاوہ  
کاٹو کی مادی شکل آزادی پر بیاہر لکھ میش  
کی گئی۔ اور آج تک اور دیگر کتب کا فنون  
مطالعہ کرنے کے ذریعہ اس وقت اور اسلام قبول  
کرنے کے یقین کی گئی تھی۔

بہائیس کا دفتر ترجمہ بھروسہ انادہ عام  
اور یہ کیا ہوتا ہے  
احمدیہ پیش نظر دیا گیا ہے  
۸ اگست ۱۹۶۷ء  
خدمت آزیل ولما اور وزیر اعظم  
جناب مال آپ پر سلامتی جو  
ہم جبران جاعت احمدیہ لائبریریا آپ  
کوئی جمہوریت کاٹو کے پیشہ وزیر اعظم کی  
یقینت سے پہلے مرتبہ سرکاری طور پر بیاہر  
تشریح لائے گی سبک تقریب پر لکھوں  
دل سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ نیز آپ کے  
عزیز ملک کاٹو کی مادی شکل آزادی کے  
مصلح اور روحانی راہ نما ہونے کا دعویٰ  
فرمایا ہے۔

جہاں تک اس عالمگیر وجود کی حقیقت  
کی ظلمات و دلائل کا تعلق ہے اس کا نام  
دنیا کی قیام اور خدا ہر کسی کی ذمہ داری  
ہیں انہیں کہہ رہی ہیں وہ انصاف اور خدا  
زی سے خود کرنے والی پر یہ امر روز  
روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت  
احمدیہ اسلام کی حقیقت یقیناً انہی تینوں  
اور ہر شے میں اس کے مطابق ہوتی ہے جو کہ  
اس سب سے ہیں قرآن کریم و احادیث  
میں موجود ہیں اور جن کا مختلف رنگ ہیں  
دیگر انہیں کی مقدس کتابوں میں ہی ذکر  
موجود ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مدظلہ  
اسلام بھی ایک قوم یا ملک کے نہرچ  
راہ نما ہو کر نہیں آتے بلکہ آپ تمام اقوام  
عالم کے موجود ہیں۔ اور آپ کی آمد مصلحت

ادارہ کے پہلے پہلے میں جمہوریت  
ہر پانچ کے پیڈ پرنٹ ڈاکٹریٹ میں کی دعوت  
پر کاٹو کی جمہوریت کے لیڈر اور پہلے وزیر  
اعظم آزیل ولما نے بعض وزراء اور  
۵۰ افراد پر مشتمل وفد کے ساتھ کینیڈا کے  
نیرنگ اور سے پیاہر تشریف لائے۔  
مزدوبیا کے ہوائی اڈے پر ان کا مکرمت  
لاہیریا کی طرف سے نہایت شاندار استقبال  
کیا گیا اور پیڈ پرنٹ و ٹیم میں اور گورنر  
کے ساتھ وزراء کی ٹیم میں اور دیگر سرکار  
ان کے ساتھ ساتھ ساتھ مل کے ۱۵  
پیرا امینٹ چینوں اور فوجی دستوں نے بھی  
نہیں خوش آمدید کہا اور اسلامی ہی دوران  
کا پانی جب لڈاڑ سے ہی ۲۱ تو قیام کی اسلامی  
دیگر وہی ہو گئی۔

اس کے علاوہ ان کے اور ان تیار  
میں سندھ و آفیش و عورتوں جلوس اور جلوسوں  
کے ذریعہ ان کی نہایت اعلیٰ پیمانے پر عزت  
انہی کی گئی اور شہر میں سترہ تری دن سترہ  
جس پر بہتر باور دیا شو کے رنگین جشنوں  
پرائے رہے اور ہزاروں جشنوں میں ہر  
ہوائی جہاز شہر پر گرائی گئی۔  
اس موقع پر جاعت احمدیہ کی طرف سے  
آزیل ولما کو انگریزی قرآن کریم کا مختلف  
نسخہ اور انگریزی زبان میں چند  
اہم اسلامی کتب پیش کی گئیں۔ نیز ان کے  
رفقاہ میں سے بھی چند اہم افراد کو فریغ اور  
انگریزی میں ہر پرنٹ پیش کیا گیا جو کہ آزیل  
ولما اور سب سے بہتر کے ساتھ قبول کیا  
اور ان کے سیکرٹری نے سب کی طرف  
سے شکریہ ادا کیا اور خوشی کا اظہار کرتے  
ہوئے مسلمانوں کے ساتھ کیا۔

# مختلف مقامات میں جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

## جماعت احمدیہ جبریاں آباد و گنداپا

مقامی حالات کے پیش نظر ہر ممبر کی مجلس کے روز بروز اہتمام سے ۱۹۹۷ء کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جلسہ سارے شہر میں پورے چپان کے گنگے اور مقامی اخبارات میں دو روز مسلسل جلسہ سے متعلق اعلانات شائع کیے گئے۔ نتیجی وقت کے باعث جلسہ سیرت مقربین سے رلیا کر نیچے لے بہت زیادہ تنگ و دو کرنی پڑی۔

بہ حال اسی لیے جلسہ کے فضیل و کرم سے مجلس کی کارروائی بہتر طریقہ سے کی گئی۔ حکیم محمد عبداللہ صاحب فی السی کی کاروائی سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد کرم محمد عبدالقیوم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظارہ پیش اجماعاً جو جس سے نورسار انجوش آسانی سے پڑھا کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے تقریر استقبالیہ کے عنوان سے نیا کر کیا۔ پھر ایک مضمون پڑھا کر کتابا میں یہاں تک حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے چند روح پرورد اوقات بیان کرنے سے آیت کا وہ حلیہ جو آیت نے مجتہد الاوقات کے موقہ پر فرمایا تھا۔ عرض کر اور کروڑوں کے حقوق کی حفاظت اور ذمہ نوب۔ ان کے ساتھ محمد اور سے متعلق بیان کرے ارشاد اخصصار کے ساتھ سنئے۔ اسے مضمون کے آخر میں خاکسار نے عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کے لئے رسال دنیا کے ہر خط اور ملک میں اس قسم کے جلسے منعقد ہونے چاہئے۔ ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ سیرت کی سیرت لیب۔ کہ سامنے رکھ کر اپنی سیرت محاسبی اور اپنے عمل سے اپنے کردار سے اور اپنے افعال سے یہ ثابت کرے کہ واقعی ہم آپ کی امت میں شامل ہیں۔ خاکسار نے بعد کرم محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی نے مقررہ اعلان اللہ عثمان پر تقریر فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی نوح انسان پر احواسات ہیں ان کے منجملہ سات احسانات پر آپ نے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی نوح انسان کو فرمائے و احمد کی پرستش سے رشتہ بنا کر لیا۔ مذہب

تیار دیا۔ دعا تھا ہے ہر شخص کو دعاؤں کو سنتا ہے اور بقدر ظرف قدری زمانا ہے نبی نوح انسان میں مساوات نامزدائی رہا اسی کو قرار دیا جو مستحق ہے۔ کسی مذہب کو ماننا مذہب اس کا قائم رہے گا۔ کرم محمد عبداللہ صاحب ایڈووکیٹ آزاد لہجوں "مرا اس برا اتفاق سے جیسا کہ آئے ہوئے ہے میں جلسہ شروع ہونے سے قبل احمدیہ جو بی ہال تشریف لائے۔ اس موقع سے ناغہ نہ اٹھاتے ہوئے مضمون کو "بیرون کار سوار کے عنوان پر تقریر کیا اور خواست کی گئی۔ جس کو انہوں نے خوش مشغول کر لیا۔ چنانچہ کرم محمد عبداللہ صاحب کی تقریر کے بعد موصوف کی تقریر ہوئی۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ کا وہ حسنہ یہ ہے کہ آپ کی پیروی سے حدیث شہید۔ صالح اور نبی کے درجوں تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ آپ کو نبیوں کا سردار کہہ کر نبی میں زینت آپ کی پیروی میں نہ ملیں تو یہ؟

اس کے بعد بابا بیوا داں اس نے بوجہ سیرت میں کرم محمد عبداللہ صاحب کی طبیعت پیش کرتے ہوئے کہا کہ کرم محمد صاحب نے سیرت پرستی کے انہوں نے سن فرمایا وہ گفتار اور سیرت نے نہایت کلمے ہوئے ہیں یہاں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خراج عقیدت میں کیا۔ آخر میں مولوی حکیم محمد عین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف روحانی پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ کتاب کا کام آپ کی زندگی کے ساتھ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ آپ کے روحانی افاضات کی بدولت صحابہ نے اس رنگ میں حضور سے تربیت پائی کہ وہ حضور کے مین میں جا شہین ثابت ہوئے۔ اور بتایا کہ آپ کے انصاف کا یہ تسلسل خلافت راشدہ سے لے کر اس دور رنگ بخوبی جاری و ساری ہے اور اس زمانہ میں نوحہ اعلان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امتی نبی بنا کر آپ کے انصاف کے کمال کو ثابت فرمایا ہے۔ اس طرح آپ کی امت میں تیامت تک آپ کے روحانی فیضان کا سلسلہ جاری رہے گا۔ بلکہ وہ جو اس زمانہ میں اس فیضان محمدی کی برکات سے مستحق ہونے کی سعادت حاصل کرے۔ ہوا احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے لئے خدا تعالیٰ نے جاری فرمائی ہیں۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد

محترم صدر سیرت علی محمد الدین صاحب نے سامعین سے اپیل کی کہ مقررین کی تقریر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلق برصورتات ہم پہنچا لیں گی ہیں ان کو اپنا سنے کی کوشش کریں۔ اور یہ عہد کر کے یہاں سے اٹھیں کہ ہم آج ہی سلسلے پر عمل پیرا ہوں گے۔ پھر کرم محمد عبداللہ صاحب نے مقررین و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد جلسہ برنامہ است

خاکسار نے افتتاحی تقریر میں جلسہ حیدرآباد

کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور حاضرین سے درخواست کی کہ وہ اس تقریر پر جوابی سرور کا نثار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام گرائیں۔ آئے۔ ترمب دولت درود شریف پڑھیں۔ اس طرح دیگر فقہی کلام کے بعد الحاج مولانا محمد سلیم صاحب مثل جو حسن اتفاق سے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے کیرت لیب پر تھانہ لیکھ لیا۔ داخل مقرر نے نہایت ہی عمدہ پڑائی میں نام فہم کر شہت زبان سے سرور کا نثار صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی آواز دلا کر مزہ رنگ میں بیان فرمایا۔ آپ کا طرز بیان کچھ اس قسم کا پڑھا تھا کہ مضمون کی لالیوں ہر مروج پر پروا گیا ہوا۔

آپ کی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں مخلوق الہی کی محبت بھر دی۔ ہفتہ میں نوب نوع انسان کا جذبہ اس قدر کوشش کوٹ کر بھرا اچھا کار کے اس کے بجائے میں اپنی بان کی بھی پروا نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ اپنی محبت سے قبل ہی حکم میں ایک امی انجی کے آپ مہرے جو مخلوقوں کی داد دہی کے لئے قائم ہوئی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غلبہ انسان پیغام دے کر اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا۔ اہل مکہ و مدینہ جگے جگہ کا سرخندہ ابو جہل بنا قدرت کی ستم ظریفی رکھنے کو اس وقت تک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ ابو جہل میرا حق

مظہر احمد مبلغ امر وہ

کیرت لیب طیبہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دعا ہے جیسا ہے۔ میں مظلوم ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیے۔ یہ بات ہے جو کہ ابو جہل میرے خون کا پیاسا ہے۔ آپ اس کے ہمراہ تشریف لے جاتے ہیں اور اس کا من اسے دلا دیتے ہیں۔ قابل احترام مقرر نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ چہ واقعہات عیسیٰ بنان لہجوں کا سنجیدہ کیا۔ واقعہ طائف صحابہ کرام کی شکایات۔ گذار کر کاٹ۔ د آیت کا کرم کرنا اس انداز سے بیان فرمائے کہ طائف فقہیت کلام پیش کیا اور اس عاجی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آکر وہ حسنہ تقریر کی۔ اس اشارہ میں کہ دوست نے خواہش کی کہ مبلغ احمدیہ و صاحبہ فلسطین عربی میں تقریر فرمائیں۔ حاضرین کی خواہش کے احترام میں موصوف نے عربی میں تقریر فرمائی۔ بیان فرمایا کہ میں فلسطین میں تھا ایک عالم تشریف لائے اور کہنے لگے کہ اس آیت کا کیا پکتے ہیں کہ حضرت صلی علیہ السلام ذات پائے؟

مولانا نے فرمایا کہ میں نے ان کو جواب دیا کہ میں تو نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ذات پائے۔

اس پر وہ عالم ہلا کہ بھر اس کی قبر کہاں ہے؟ جواب دیا حضرت نے کہ میں نہیں جانتا۔ وہ بولے کہ حضرت فوج کی قبر کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے بائیں جانب ہیں۔ وہ عالم ہلا کہ اب کیا کروں؟ میں نے اس کو کہا کہ کبریت سے انصار علیہم السلام پر جن لی قبر کا علم نہیں تو کیا قبر کے متعلق ہم علم کے باغیہ ان کو نہ پڑھیں؟

اس پر ان میں۔ ایسا کہ نہیں ہو سکتا۔ ملاحظہ اس کے حضرت فیصلی علیہ السلام کی قبر تک سہہ میں کھیر کے اندر ایک شہر ہو گیا ہے اس کے محلہ غازی میں موجود ہے اس طرح پر آپ کی برودت قرار دینا قتلے نہایت کامیاب رہی۔ موصوف تھانے سیکر پر اچھا اثر چھوڑا جسے کے بعد اختلافات نہایت سلی کش تھے۔ مقامی جامعہ کے امام نے اعلان و رحمت کے ساتھ اتفاق کیا۔ اور سب کو گرسے کر کے سمجھایا۔ خیر نام اللہ احسا الجوار

مظہر احمد مبلغ امر وہ

کیرت لیب طیبہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

### خطبہ جمعہ

# اسلام کے نزدیک کوئی دن بھی منحوس نہیں سارے کے سارے دن ہی بابرکت اور اللہ تعالیٰ کی صفات

## کے مظہر ہیں

ہر چیز کا اچھا پہلو دیکھنے کی کوشش کرو اور توہمات میں مبتلا ہو کر اپنی طاقتوں کو ضائع نہ مت کرو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ جون ۱۹۵۲ء بمقام گرامی

تشریح تو ذرا اور سورہ فاتحہ کی تلاوت نے بعد فرمایا: ہمارا اس سفر کا یہ آخری حجب ہے

### ہمارا ارادہ ہے

کہ ہفتہ اللہ کے اسی ہفتے کے اندر جنگ کے بعد جرات آتی ہے اور وہیں بڑے حرب کے حرب یہاں سے لڑا جائیگا۔ ای میں ہمارا ہر باد نہیں۔ اس ذکر کے۔ ماہ ہی ایک اور ہمارے کے اظہار بھی مجھے خیال آگیا اور وہ یہ کہ سورہ یوسف پڑھا۔ ہوتی تو گراچی کے دو مقامی دوست جو ہمارے ساتھ تھے انہوں نے کہا کہ آپ جنگ کو سفر کر رہے ہیں اور گولوں نے لفظ تو نہیں بولے سزا ان کا مطلب یہی تھا کہ جنگ کو سفر کرنا اچھا نہیں ہوتا میں نے کہا اول تو یہ بات غلط ہے کہ جنگ کو سفر کر رہے ہیں۔ انگریزی رواج کے مطابق بے شک رات کے بارے سے دوسری رات کے بارے سے نیک دن چلتا ہے۔ لیکن اسلامی دن ایک شام سے دوسری شام تک تمہارا ہے کیونکہ اس کا چاند پورا چھرا ہوتا ہے۔ اور چاند دوسرے دن شام کو نیا چھلتا ہے اس لئے کہ جنگ کے بعد کی رات کو چارے ہیں۔ لیکن ہم جنگ کو نہیں بلکہ ہر کو چارے ہیں چہرہ کے ہمارے ہم کر لینا کہ

### فناں دن منحوس ہے

اور غلامی دن غیر منحوس یہ تو بڑی خرابی پیدا کرنے والا ہے اس پر نہیں ہے کہا کہ آپ جو نے تو کسی تقریر میں کہا کہ جنگ کے دن کے متعلق حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نشانہ لگوانی امام پورا اٹھا لگوانی اور چلتی کر آئے سے ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ میں نے کہا میں نے تو صرف ایک کی تشریح کی تھی تو نہیں سمجھا کہ جنگ کا دن منحوس ہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حالت ایک ایسی روایت شریک کی جاتی ہے۔ اس سے میں نے متنبہ تھا کہ اگر اس روایت کو درست نہیں کیا جائے

دوسری تو میں بتی کر جائیں گی، اگر کوئی کہے کہ دنوں میں اگر کوئی نام بیکت نہیں ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا ہے کہ اللہ نے اسے ہر قوم کے لئے عجزت کے سفر میں بیکت رکھی ہے تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ دن ایک وجہ موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ

### رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نشانہ

یہ بڑی بھاری نادانی ہوتی ہے اگر جنگ کا دن منحوس مانتا تو خدا تعالیٰ کا نشانہ کیا اور تو سب دنوں میں صفات کام کرتی ہیں۔ لیکن جنگ کا دن جو منحوس ہے اس سے اس میں میری صفات کام نہیں کرتیں اور اگر خدا تعالیٰ نے کسی دن کی نعمت محسوس نہیں کی تو ہم کیوں کریں یہ ایسی باتیں ہیں جس سے دہرا ہٹتا ہے۔ اور زندہ قوموں کے زخم ہونگے کہ وہ اس قسم کے دعووں میں مبتلا ہونے سے اپنے آپ کو بچائیں۔ ان دنوں کا نتیجہ ہوتا ہے کہ کوئی خاص نقصان کسی دن ہی پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس کا گھوسا لڑا رہے تک ہوتا ہے۔ فزع کو کسی کو پیر کے دن کوئی شدید نقصان پہنچا ہے تو وہ کتنا شروع کر دے گا کہ

### میرا تقریر یہ میر ہے

کہ یہ کہ دن منحوس ہوتا ہے کسی کو منفعہ کے لئے توئی خدا تعالیٰ آیا تو وہ کتنا شروع کرے گا کہ منفعہ کا دن منحوس ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی حکومت ہفتہ کے دن شگفتا تھا جاتی ہے تو اس کے افراد کے ذہنوں پر ہر بات غالب آجائے گی کہ نہ کون دن منحوس ہوتا ہے اور وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ دیکھتے نہیں ہم پر ہفتہ کے دن کوئی نیا ہی کوئی نئی ایسی طرح ہو سکتا ہے کہ کسی کو عجزت کے دن کوئی حادثہ پیش آجائے تو وہ عجزت کو اور کسی کو عجزت کے خوشی کے لگ جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ سارے لوگ ہاتھ دھو کر بیٹھے ہری گئے اور کہیں گے کہ ہم نیکو ہو گئے۔ ہمارا تو نعمت چھپا نہیں چھوڑی

پر زور دیا گیا ہے اور اس میں کمزوری ہے کہ جوئی کتب میں سارے شہر کا منہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چاہے وہ دن کاہ کا ظہر ہو یا جمن لاکھ کا شہر ہو۔ اگر کوئی ایسا شہر ہے جس کے افراد ایک منہ پر کھتے نہیں ہوتے تو اسے مختلف حصوں میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

### مسئلہ یہی ہوگا

کہ عجزت کے تمام لوگ اپنے اپنے حلقہ میں کس کس حصہ کے لئے ہوں اور اس میں سمت سے رہی اور دینی فراموش ہو جائے۔ جب لوگ اٹھتے ہوں گے تو ان کا

ایک دوسرے سے مشورے کر سیکے ایک دوسرے کی ترقی کی تباہی کریں گے اپنی تعظیم کو زیادہ مقرر بنائیں گے اپنی اخلاقی اصلاح کے لئے سیکھیں جو میں نے خیرا کی ترقی کے پرگرام کو پڑھ کر اس کے فروعہ قوی ترقی کے لئے اس اجتماع سے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ گرامیوں کے لئے جنگ مسلمانوں میں عجز کے اجتماع سے اس رنگ میں فائدہ نہیں اٹھا جاتا۔ اپنے اندر ہی دیکھ لو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب غلط ہو رہا ہو تو ان کی طرف دیکھ کر کے پھوڑا اس کی باتوں کو تو جسے سنو تو سنو لیکن لوگ اس وقت امام کی طرف پھیر کر کے بیٹھے ہیں اور پھر ذرا کوئی آہٹا جاتا ہے پھر سے کہتے ہیں یہ کھٹا ہوا ہے۔ تو سب اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ تاکہ جو سے کہتے ہیں وہ عجزت میں ہی گویا عجزت میں ہے کہ خلیفہ کی بات کو تو جسے سننا چاہئے اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اس سے بہت کہ لوگ عجزت میں ہیں۔ یہاں تک کہ ہماری حالت میں بھی ہرگز دینی باقی جاتی ہے اور کسی دفعہ انہیں ٹوکنا چاہئے۔

### باقی رہی وہ روایت

ہر حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ اگر وہ درست ہے تو اس نعمت سے عجزت میں ہر قوم کو کب کی ذمات منگلی کے دن ہونے والی تھی اور جب خدا تعالیٰ نے خود تمام دنوں کو بابرکت کہا ہے۔ اور تمام دنوں میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے تو اس کی موجودگی میں اگر کوئی روایت اس کے خلاف جاری ہے تو اسے لے کر ہم کہیں گے کہ روایت بیان کرنے والے کو قتل کر دیں گے۔ ہم ایسی روایت کو نہیں لیں۔ ہم کہیں گے کہ ہر بات کا بشریت کی وجہ سے بعض دفعہ کسی بات میں وہم ہو جاتا ہے۔

مکمل ہے کہ ایسا ہی کوئی دم مشکل کی کسی  
دشمن کی وجہ سے حضرت سید محمد مدظلہ  
والسلام کو بھی ہو گیا ہو مگر ہم نہیں کہیں  
گئے کہ یہ دن محض ہے ہم اس روز میں ہیں  
بازار دکان کو بھولائیں گے اور یہاں پر کہیں  
گئے کہ شاید بشریت کے تقاضا کے تحت  
حضرت سید محمد مدظلہ الصلوٰۃ والسلام کو اس  
بارہ میں کوئی دم ہو گیا ہو۔ روز مسعود کے  
طور پر ہی حقیقت ہے۔ اور یہ بات مذکور  
تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے

**سارے کے سارے دن بابرکت**

ہوتے ہیں

مگر مسلمانوں نے اپنی قسمت سے ایک  
ایک کر کے دنوں کو خوش کن بنا کر رکھا  
وہ جس کا نتیجہ ہر سال وہ کمال طور پر  
خوشست اور ادوار کے پیچھے آگے ان  
کی مثال بالکل بس جحان کی طرح ہے جس  
کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ محنت مودودی  
کرنے پر اب میں آجاتا ہوں نے خیالی کیا  
کہ وہ تو فی مشکل کے گے پیو فریوز سے ہی  
فریب میں۔ ایک زمانہ میں فریوز سے فریب  
سکتے ہو کر تھے۔ میں نے خود پیسے  
پیسے دو دو پیسے والی رقمیں دوسری خریدنے  
بجائے دیکھے ہیں۔ اس نے بار بار میر  
فریوز سے خریدنے لگے۔ مگر کجا افسانہ ان  
کا سر وہ بظہانیت میں تھا اور فریوز ہوتا ہے  
اور کجا

**پنجاب کا فریوز**

جو ایک مہینہ جس میں گزارا ہوتا ہے اس  
نے ایک فریوز کیا تو وہ بنا پیرہن بیجا  
اور ہمدرد تھا۔ اسے غصہ آیا۔ اس نے  
سب فریوزوں کو کھینچ کر ان پر پیشاب  
کر دیا۔ دو چار گھنٹے اس نے کراں پرانی۔  
پس نہ نکلا۔ اور بھوک لگی۔ تو سوچنے  
لگا کہ ایسا کیوں میں نے تو سب فریوزوں  
پر پیشاب کر دیا ہے۔ میں اب کچھ کھاؤں  
مگر جب بھوک نے زیادہ ہے تو اب کب  
دیکھے تو وہ فریوزوں کے پاس آیا اور  
ایک فریوزہ اٹھا کر ارا سے ارا درم  
نے دیکھ کر کہنے لگا۔ اس پر تو پیشاب  
نہیں پڑا۔ اور اسے کھانگا۔ پھر دوبارہ کام  
شروع کیا۔ تو فریوزی وہ بھوک بزدل۔  
اس پر وہ بھوکا۔ اور ایک دو فریوز سے  
اٹھا کر کہنے لگا کہ ان پر تو پیشاب نہیں  
پڑا تھا۔ اس طرح آہستہ آہستہ سارے  
ایک فریوز سے گئے باقی سب فریوز نے  
اس نے کھائے۔ مگر کچھ دیر کے بعد پھر  
بھوک نے سستا بنا آئندہ پھر اس فریوزہ  
کے پاس آیا۔ اور سوچ سوچ کر کہنے لگا  
میں بھی کتنا احمق ہوں جس فریوزوں پر

پیشاب پڑا تھا ان کو تو میں نے پہلے کھا  
لیا اور میں پر پیشاب نہیں پڑا تھا۔ وہ  
ابھی باقی ہے اور یہ بچتے ہی اس نے یہ  
خود روزہ بھی کھا لیا۔  
یہاں تو ان کی حالت ہے۔ مگر اس نے  
تو بھوک ہی اپنے دم سے ناندہ اٹھا لیا تو  
خود روزہ کھا کر اپنا بھوک اور رکھی۔ مگر  
مسلمان اپنے دم سے

**حیثیتہ لقمہ ان اٹھانے میں**

کہتے ہیں سنت پر بھی پیشاب پڑا اسات  
اقرار پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ پیر  
پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے۔ منگل پر بھی پیشاب  
پڑا ہوا ہے چہ پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے  
مجمرات پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے جمعہ  
پر بھی پیشاب پڑا ہوا ہے اور ہر چار  
پر یا در اوٹھ کر سو گئے۔ اس ساری

**تقسیم و بات میں ترقی**

کہ رہی ہے سیاست میں ترقی کر رہی  
ہے۔ ہذا قیامت میں ترقی کر رہی ہے  
سائنس میں ترقی کر رہی ہے علوم و فنون  
میں ترقی کر رہی ہے۔ ایجادات میں ترقی  
کر رہی ہے۔ اور مسلمان بڑے آرام سے  
سو رہے۔ اور کہتا ہے ہفت میں بھوک  
تہ اتوار میں ہی خوشست ہے پیر میں بھی  
خوشست ہے۔ مشکل میں ہی خوشست ہے۔  
چہ میں ہی خوشست ہے۔ اگر اسی طرح  
سب قومیں ہر میں جتنا ہو جائیں تو ان  
پر باد چر جائے ہمارے سے عفر راہ  
موت

**خدا تعالیٰ کی صفات**

ہیں اور ہر جہان میں کہ کوئی دن نہیں  
میں میں خدا تعالیٰ کی صفات ظاہر نہ ہو  
رہی ہوں۔ اور جب ہر دن میں خدا تعالیٰ  
کے نور کا جلوہ ہو۔ تو وہ چوچھوٹوں  
کسی طرح ہوئی۔ خدا تعالیٰ کی صفات کا  
ظہور ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے علی کی رو  
بازی ہو جاتی ہے۔ اگر بے بان چروں  
میں ہنزل کی رو نظر آئے مگر بے تے  
پیکس طرح ہو سکتا ہے کہ سات ازل  
میں خدا کی صفات کا ظہور ہو۔ اور  
ہم ساری آنہیں

**اس ظہور کو نہ دیکھ سکیں**

جب خدا تعالیٰ کی صفات ہفت میں ملتی  
ہیں تو ہم مغیبت کے ان میں خدا تعالیٰ کا  
دیکھ سکتے ہیں۔ ان جب خدا تعالیٰ کی  
صفات ظاہر میں ملتی ہیں۔ تو ہم انوار  
کے دن میں خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں  
اور جب خدا تعالیٰ کی صفات ہر میں ملتی  
ہیں۔ تو ہم پیر کے دن میں خدا تعالیٰ کو  
دیکھ سکتے ہیں۔ اور ہر خدا تعالیٰ کی صفات

منگل میں جس میں تو ہم شو کے دن بھی خدا  
تعالیٰ کی صفات کے ہیں اور جب خدا تعالیٰ نے  
کی صفات ہر میں ملتی ہیں تو ہم ہر جہ کے  
دن میں خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب  
خدا تعالیٰ کی صفات مجرات میں ملتی ہیں تو  
ہم مجرات کے دن میں خدا تعالیٰ کو دیکھ  
سکتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ کی صفات  
جمرات میں ملتی ہیں تو ہم جمرات کے دن بھی خدا تعالیٰ  
کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور یہی فرض

**انسان کی پیدائش**

کی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھے۔ اور اس کا  
ترب حاصل کرے۔ اور جب خدا تعالیٰ ان کو  
رفت مل سکتا ہے۔ مگر غریب نہ سکتا ہے  
تو کوئی مٹوس کس طرح ہوا۔ اور اس کی ہم صلے  
اظہار و مسلم نے یہی پر حکمت ارشاد فرمایا  
ہے کہ

لا تسبوا والدہ زمان ان الله

هو الدھر

والم کتاب الانعام الا ان لا ادب

طیرھا

**زمانہ کو گالی نہ دو**

کیونکہ خدای زمانہ سے اس کے برتنے نہیں  
کرتا مگر اور خدا ایک ہی جہ سے بلکہ اس کے ہمتے  
پر ہیں کہ کوئی نام الیہ نہیں خود الیہ تعالیٰ  
ظاہر نہیں کرتا۔ اور جب وہ ظاہر کرتا ہے۔ تو  
تھمرا کرتا ہے کہ تو فریب کہ زمانہ بڑا ہے  
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

**اس حدیث سے**

صاف پتہ چلتا ہے کہ کسی دن کو بڑا کب حقیقت  
نہ اٹھائے تو بڑا کب ہے۔ ہر شخص پر کت ہے  
کہ انسان دن بڑا ہے وہ دوسرے انشا ظاہر  
اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ ہر دن خدا تعالیٰ بڑا ہے  
کیونکہ وہ دن خدا نے بنا یا ہے کسی اور نے نہیں  
بنا یا۔ اگر ایک سرور و دوسرے کچھ جیسے پیشاب  
کے پڑے ہوں تو تم پر نہیں کہہ سکتے۔ کہ اب وہ  
دورہ پیسے کے قابل ہے جیسے ہر مال

**سارے دورہ کو گن گندہ**

کہتا ہے کہ اسی طرح ہر شخص پر کت ہے کہ  
خدا تعالیٰ کی کچھ صفات ایسے دن میں ظاہر  
ہوں ہیں جو تو کو خدا دوسرے ان شا میں اس  
امر کا اظہار کرتا ہے کہ ہر دن خدا تعالیٰ کی  
تمام صفات محض ہیں اور اب کہنا ہم تو توں  
کفر ہے۔ کوئی مہر پر بھی ایسی بات نہیں کہہ سکتا  
حقیقت یہ ہے کہ کام کی رغبت پیدا  
کرتے

**قوم کی ہمت بڑھانے**

کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنا اچھے سے  
اچھ فرزندوں کو کے ساتھ پیش کر دیں اور

بجائے یہ کہنے کہ زمانہ بڑا ہے۔ ان  
کو اس امر کی ذمت تو بردہ لائیں۔ کہ زمانہ  
ترقی کی ذمت اور تا بن جا رہا ہے۔ تو ہم ہی  
آگے بڑھو۔ اور اس دور میں مشا میں ہو  
کر

**دو صدوں سے آگے نکلنے کی کوشش**

کر۔ مگر اچھ لوگ بات فراموش کر کے ہی  
کہنے لگتے ہیں کہ زمانہ بہت  
بڑا ہے۔ تو لا کبریر یوں ہی کہتے ہیں۔ ہر  
سال پہلے کہ تمہیں کوئی نیا حال کر پڑھو تو  
ان میں بھی یہ کھاجوگا

**آج کل کا زمانہ**

بہت بڑا ہے۔ آج سے تیرہ سو سال پہلے  
کی مثالیں نکال کر دیکھو۔ تو ان میں بھی یہ کھاجوگا  
ہر گاہ کہ زمانہ بہت بڑا ہے۔ ہر دوں کی  
گناہیں نکال کر دیکھو تو ان میں بھی یہ کھاجوگا  
کہ ہر زمانہ بہت بڑا ہے۔ اس میں مسیح  
جیسے کھنے سے تو کتبہ اس کے بھی عبادت  
کا نہیں بڑھ لو ان میں بھی یہ کھاجوگا  
یہ زمانہ بہت بڑا ہے۔ اس میں ہر قسم کے  
گنہ گنہ تو کتبہ اس کے بھی عبادت نہ ہو  
بڑا ہے۔ اسے آج ہی نہیں مرنا نہ رہا ہے  
بلکہ رہے ہیں مگر کھانے والے بھی نہیں  
ہر زمانہ میں نظر آتے ہیں۔ اور حقیقت بگڑنے  
کی

**اپنی اپنی ذہنیت ہوتی ہے**

کسی وقت سے ایک چیز اچھی نظر آتی ہے۔  
اور کسی وقت دوسری چیز اسے بری نظر آنے  
لگتی ہے۔ یہاں یہی کہ دیکھو و سمجھو وہ چار  
کر رہے ہوتے ہیں اور ہم کو کسی بات پر  
بخشید ہوا ہوتی ہے تو یہی کہہ سکتا ہے کہ  
ناسلوم، وہ کونسا شوک دن کس دن یہ رو  
خدا ہی ہوتی ہے۔ دوسرے دفع میں ہوتا ہے تو  
اپنی ہی سے کہتا ہے کہ تم سے ہی تو میرے  
نگر کی رو میں ہے تم تو میرے دل کا پیر اور  
سرور ہو۔ تو میرے ہمت ذرا بڑھو جنس مانے  
تو انسان کا کیا ہو جائے۔ کفر جاتا ہے کہ  
کہنت کسی گندی فیض سے ذرا بھی امیں  
سلائی نہیں ہوتی مگر اس فیض کو کوئی کھانے  
گے تو برداشت نہیں ہو سکتا۔ انسان ذرا  
گناہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تو ترقی یافتہ  
دور کی نہیں ہے۔ جو تہا جیسے گے تو ان  
اسے کا سید دینے لگ جاتا ہے۔ ٹھیک ہو  
جیسے تو کہتا ہے۔ تو باقی میں خوب لٹ  
آتا ہے۔ عرض خوبیاں۔ کہ ۱۰ سے کوئی یاں  
نظر آتی ہیں اور ایسی ہی دیکھو کہ کتبہ  
سلائی نظر آتی ہے۔ حضرت جیسے عمار اسلام  
ایک دفعہ بازار سے گذر رہے تھے کہ راست  
میں ایک کتے کا ناش نظر آئی ہے۔ سارا  
نے تھاپ پڑا ہے۔ زمانہ لگے اور ہر

# ماہنامہ "پاسبان" اللہ آباد کے ایک مضمون پر محققانہ تبصرہ

ڈاکٹر محمد سعید غلام مصطفیٰ صاحب پروفیسر ایڈیٹل فارسی مظفر پور - بہار

کچھ گندی چیز سے حضرت شیخ علیہ السلام نے اس کے دانش کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ مگر دیکھو نا اس کے دانت کتنے خوبصورت ہیں! اس رنگ میں انہوں نے اپنے حواریوں کو مست یا کہ یہ

ساری چیزیں نسبتی ہوتی ہیں

ایک نظر نگار سے انسان کبھی چہرہ کو دیکھتا ہے تو اسے بڑی نظر آتی ہے دوسرے سے نظر نگار سے اس چہرہ کو دیکھتا ہے تو اسے اچھی نظر آتی ہے۔ عین نسبت کے لحاظ سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم کو غمنا معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں جنوں کو خوش کن آج آپ کو کسی طرح یہ لگ گیا۔ فرمائیے کہ میں کچھ غم سے تڑپ رہا ہوں کہ میں دن تم خوش ہوتی ہوں اس دن تم کو غم پہنچتا ہوں اس لئے تم کو غم پہنچتا ہوں۔ یہ بات سنی ہے اور میں دن تم غمنا ہوتی ہوں اس دن کبھی جو خدا سے اسباب ہم کو مست یا کہ یوں ہے آج تم نے

خدا سے اسباب ہم کے الفاظ استعمال کئے تھے جن سے میں کھجکا کہ تم کبھی ماٹھن ہو۔ حضرت عائشہ نے کہا تم کبھی سے یہ بات نہیں کہی بات میں غصہ میں آگئی تھی۔ رشک باب غشوقہ انصار) نہ امیرا ہمیں کوئی خرابی تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ انام لعلیں اور نہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نقص تھا کہ جس کی وجہ سے حضرت عائشہ پر ان نام کی بات میں خدا کے عجز کی قسم کھانے سے بچ چکی تیں۔ مرن اتنی بات میں کب وہ غصہ میں آجیں تو فرمائیے خودی قسم کھانے کی بجائے خدا سے ابراہیم کی قسم کھانے تک باجی تو ان کو پاپا ہے کہ اسے تو میں جن قدر چیزیں نظر آتی ہیں ان کو وہ زیادہ سے زیادہ ہنر محسوس کرے ان کو زیادہ سے زیادہ چہرے کے رشت اور نام سمجھے پھر یہ چیزیں اس کے لئے اتنی اور لگتی ہیں کہ وہ باجی سے باجی کی اور اگر وہ اس نظر سے غم سے نہیں دیکھتا تو اس سے بڑی نعمت بھی اس کے لئے نعمت اور نعمت کا جوہر بن چاہئے گی۔

## تجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ کسی شخص نے شکایت کی کہ وہ درج چوری کرتا ہے۔ وہ آپ کو دکھانا لیتا ہے تو اس کے بعد اٹھ دس روٹیاں ایسے لگنے ہاتھ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شکایت کرنے والے کو دست

(۲)

میں کن صداقت کا پردہ ہاں کر تے اور اس بات کے لئے کہ علامہ نسیان غیبی نے جو چہاری نسبت تحریر فرمایا کہ در معیار جس سے ہم کسی کی صداقت کو جان سکتے ہیں تو عقلی ہے سو اس بات میں احمدی جماعت کی کامیابی اس درجہ روشن ہے کہ اس سے ان کے مخالفین بھی انکار کی جرأت نہیں کر سکتے۔ حقیقت اور واقعات پر بھی یہی دلیل میں چھوڑا ہے شیخ انزوار سے پیش کرنا ہوں ملاحظہ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر غیر احمدی اہل طبار "کرزن گوٹ" نے اپنے اخبار میں لکھا ہے کہ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں اس سے بڑے آدمی اور بڑے سے بڑے پادری کو بطل نہ تھی کہ وہ موعود مرزا تھا۔

کہا کہ آپ کی شکایت تو میں نے سنی ہی ہے لیکن میں آپ سے بڑی سوچا کہ ایک روٹی کے لئے ہر دو دفعہ توبہ میں ٹھکنے سے سخت گری میں تم نے اپنے دروازے بند کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ پورے ملک میں جہت میں۔ دوستی چھینے بھارے ہاتھوں میں جو تھے ہیں۔ اور یہ تہذیب میں لگنا رہا ہوتا ہے۔ آخر یہ کبھی ہوا کہ طرح ہی اٹھ لگائے کہ ایک بندہ ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ ہمارے ساتھ اٹھ گئے تھے یہ کہیں سلوک نہ کیا اہل اس کے ساتھ کہیں کیا کیا اسے خدا سے لگا کر ان سے ایک رنگ میں سزا تو مل رہی ہے اسے اندک نرا طمان چاہئے۔ تم نے کیا اولیٰ بیشہ لچھے چھوڑو دیکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نصیحت کرنے والے کو اس امر کی طرف توجہ دینی کہ تم تو اسے سزا دینے سے بھی بے لجاجت ہے۔ کہو کہ ایک ایک روٹی کے لئے ہر دو دفعہ توبہ میں انار سے لگنا ہے۔ یہ اس کی تہذیب اٹھائے نہیں اگر تعظیم بھی ہوگی۔ تو ان کا اس کے ساتھ قاتل بھی اپنے ہوتے اور اچھا کار بار اختیار کرتا۔ جب ان میں سے کوئی بات بھی اسے حاصل نہیں تو اس پر اور کھینا مارا نہیں موتے ہو۔ ایسے شخص کو مارنا یا سزا دینا تو ایسا ہی ہے جیسے کہ میں تم سے کو مار سے شاہ دراز غرض ان اتور

کے مشابہت پر زمانہ کھول سکتا اگرچہ موعود پہنچا ہی تھا مگر اس کے تلم میں اس قدر قوت تھی کہ ان کے سارے پنجاب بلکہ ہندوستان میں بھی اس قوت کا کوئی ٹھکانہ والا نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر احمدیوں کے مشہور اخبار "حجاب" کے غیر احمدی ایڈیٹرز نے لکھا تھا۔

مرزا صاحب کا طرز پر مجبوراً آرا ریں کے مطابق بران سے ظہور میں آیا۔ قدرتی عام کی سبب حاصل کر چکا ہے اس لئے یہ حسیہ کی قدر و قیمت آج

جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اسی مدافعت نے زہرنا میسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پر پنے اٹھا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں چہرے کو دوسرے حقیقت میں اس کی جان تھا بلکہ خود علیا بیعت کا طلسم دعوان مبرک اڑنے لگا۔ اس کے علاوہ آبیعیان کی زہریلی گیلیاں گڑھنے ہیں بھی مرزا صاحب نے اسلام کی بدست نامی فوجت انجام دی ان کی آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اس دعوے پر نہایت روشنی پڑتی ہے کہ انہوں نے ہماری مدافعت کا سد خوانہ کسی دوسرے رنگ دیکھ جو بانیے نامکس ہے کہ یہ تحریروں نے نرا نرا

میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر اس طرف تھی کہ ہمارے موعودہ حالت خدا تعالیٰ کے انصاف میں ہے

ایک بہت بڑا انعام ہے اور اس کے لئے ہمیں سزا کافی ہے جو اس نے ہم سے کسی امتیاز کی اس کے لئے کیا ضرورت ہے تو میں کو ہم پر کیا اچھا پہلو دیکھنے کو کوشش کرنی چاہئے اور تو جماعت میں ہمت ہو کہ اپنی طاقتوں کو نشانہ نہیں کرنا چاہئے۔  
داعیصل ۱۹ ستمبر ۱۹۷۷ء

کہا کہ کس سے؟

یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کی باتیں ہیں جس کی نسبت خود حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں تو تم پر نبی کر کے آیا تھا مگر تم پر ایمان آیا یہ بچنے کا اور پھر نے لگا کوئی نہیں جو اس کو روک سکتے۔ (تذکرہ اشعرا رضی)

اب ذرا حال اس کے آئینہ میں بھی جاغت اجوی کے کارناموں کو دیکھو۔

مرانا عبدالمعید صاحب درباری نے جو دعویٰ جو یہ کہہ کر ہر جزیری شہر میں "سرخ نیکو" کے عنوان سے تحریروں پر بکثرت نقل کیا جاتا ہے

"میرٹھ نیکو" جماعت اسلامی ہند کے ایک زہرنا سے ماخوذ حیدرآباد جماعت احمدیہ کا نام سارا اہل اس میں روہ میں ہم چھو گیا مندوبین واپس آئے تھے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال انہوں نے ایک لاکھ سے زائد افراد جمعیت تھے مان میں کہ وہ میرٹھ نیکو ماخذے ایشیا، افریقہ، امریکہ اور دوسرے ملکوں سے آئے تھے اسی طرح پورے امتحان میں ۵۲ مختلف زبانوں میں لائے اور سمجھنے والے تھے۔

تقریری بھی آئی ہیں زبانوں میں اور اسے ڈر پورٹ بھی آئی زبانوں میں مرتب ہوگی۔

اب اس کے دوران میں بتایا گیا کہ جنوبی افریقہ میں اسلام بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے اور گاؤں کے گاؤں مسلمان ہوتے ہیں۔ اسپین اور امریکہ میں بھی ایسی ہی ترقی اور کامیابی سے لگ رہی ہیں حکومت نے ہر مذہب اور نام پر بے لادنا سطور پر دائرہ اسلام میں داخل ہونے پر پابندی لگا دی ہے۔ اگرچہ ایک طرف تو خود تحریک مراعات کے زمانہ شبانہ شبانہ ہوا ہے۔ مسلمانوں کی ہر بات کی ہر بات کو وہ فوب ہو جس کا نہ بھی ہو سب مسلمانوں کو کھینچنے کے موقع کو اس وقت ایسے ہی شعر پڑھنے چاہئے۔ تاہم انہوں کے سارے مقصد ایک طرف اور



"مکملی میں ہمارے مشاغل"

:- (از حکوم مولوی یحییٰ احمد صاحب اخبار احمدیہ سلم شش - مجلے :-)

دوسری سلسلہ مفوضت و دعوت تبلیغ کا بیان)۔  
دوسری سلسلہ مفوضت و دعوت تبلیغ کا بیان ہے جو ایک ڈائری کے نام کی پرورش ہے اس سے اس میں سلسلہ مفوضت و دعوت تبلیغ کا بیان ہے جو ایک ڈائری کا نام ہے۔

ذریعہ تعلیم اور جن کی بات ہے کہ مجھے ایام جاہلیت ایک علمی مقالے کے لئے دو اہل فرزدق کی تلاش تھی۔ دار التبلیغ بمبئی کی لائبریری کا حال تو مجھے پہلے ہی معلوم تھا۔ انڈین ٹی کالج اسلام کے دارالمطالعہ میں کتاب موجود ہوگی۔ مگر وہاں بھی نہیں ملی۔ بعض عوامی دوستوں سے ذکر کیا تو ایک دوست نے جو اب دیکر اس کو ایسے باہر دعوت کتب خانوں نے کیا فائدہ دیا۔ یہاں تو بہت سی کتابیں پھرتی اور لکھی جاتے تھے۔ میں نے کہا کہ وہیں اچھے دوسرے دن مجھے اپنے شخص کے پاس سے گئے اور اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ ایک ترقی پسند عالم ہیں۔ اور میں انہیں اپنی پانچ لائبریری سمجھنے میں نے مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ مجھے فرزدق کا وہ شعر ہے جس میں حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہما کی تعریف کی گئی ہے۔

انہوں نے نہایت غور سے میرا سراپا دیکھا اور کہا کہ آپ ہی عجیب آدمی ہیں۔ میں نے ہمدی میں بیٹھ کر انہیں ہمدی کی ڈیڑیاں اٹھ کر رہے ہیں۔ چھوڑ دینے پر یہ بات پرستی۔ ان اشعار میں دعویٰ کیا ہے۔ اب فی تہذیب نے روحان اور نے اور کارمطالعہ کیجئے۔ جتنے برسر کے ایک ترقی پسند شاعر کا یہاں سے میرے ہمدی دلیاں فرعون نے تہذیب کو جانتا ہے۔ اور یہ ہے جو یہ دوسرا دیوان ایک شاعری شاعر کا ہے یہ ایام جاہلیت کا تہذیب تھا۔ دیکھئے کیا حدیث اور نہرت سے ان کے کلام میں ان کی یہ تقریر جاری ہے۔ وہ ایک بدو پرگنے نہایت غلط طور پر بیان میں کرتے گئے۔ اور میں کچھ نہ سنا۔ انسان کا منہ دیکھا نہ تھا۔ میں وہاں سے بہت کلمہ سنا تھا۔ اسی وقت بار بار میری زبان پر حضرت یحییٰ بن مویض علیہ السلام کا یہ شعر آتا تھا۔ رفتند لقا وقت قبیلہ سیمارہ کا کرت ہیں آتا اور ہی آیا ہوتا۔ دوسروں سے ملنا تھا۔ اور دوست مل گئے۔ جہاں کے ساتھ ایک دوسری

انہوں میں بیٹھا۔ وہاں ایک شخص بیٹھے تھے جب ان سے تعارف کیا گیا تو ڈراؤنڈ آکسز جو میں لڑیا ہوں آپ کو جانتا ہوں آپ کے مضامین اخباروں میں پڑھا ہوں اس کے بعد اور چار اشخاص آئے یہ سارے تھے تو مختلف نمایاں۔ مگر جب صحبت کا ذکر آیا تو میری طبیعت متفق ہوئی۔ سب ایک ساتھ حلقہ اور ہونے اور یہ بات واضح تھی۔ بات سے بات نکلتی تھی۔ حتی کہ رات کے بارہ بج گئے جلسہ برنامہ بندی تو ایک شخص نے میرا لقب کیا۔ مجھے راستہ میں لوگ کھینچے میرا یہ لیلیہ اور اس کے بعد ایسا ہوا کہ اس شخص نے بیعت کر لی۔ لیکن اس دن کی باقی مگر نہایت پرکرمیں جب رات کے ساڑھے بارہ بجے گئے بیٹھا تو گھر کی دیر فزادہ کا اختراع قلب میں مشغول پایا۔ ان سے کھانا کھا مانگتا۔ اسی وقت انہیں ہسپتال لے گیا۔

میرے ایک علمی مقالے "بیت بازی" کی ترتیب میں بعض وقتوں کا ایک بے کھلف راستہ آٹھکے اور کہا کہ آج کاغذ میں ہم لوگوں کا "میت بازی" ہے آپ کو دیکھ کر آئے ہیں۔ میں نے سب سب معذرت کی اور کہا کہ مجھے بیت بازی سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔ گویا فراموشی اور آخر میں مجھ پر تکیہ کرنے کے بدلے پرکرم کو تیرے کھلف دستوں کی ایک مجلس نظر آئی۔ آخر "بیت بازی" شروع ہوئی رنگ رنگ کے اشعار پڑھنے گئے۔ مگر بیت کوئی بار بار نظر آیا تو دوسری بار ہی نے مشہور ہوئے۔ استعمال کیا۔ یہ ایک ایسا شعر ہے جس کا آخری لفظ "بہاؤ" تھا۔ اور سب طرح اس کے بعد ہمارے فرق کے سامنے ایک سپاٹ آگیا۔ اور میرے لئے ایک بادی شروع ہوئی یہ صورت حال دیکھ کر میں نے وہیں بیٹھنے ایک شعر تصنیف کیا جس میں "بیت بازی" کا حوالہ دیا۔ اور لفظ "بیت بازی" اس میں بندھ دیا۔ اور میرے اس شعر نے "سبوح" "بیت بازی" کا اور بیٹھ کر دیا۔ اور یہ بیعت کے گفتگو میں وہاں سے

گھر دیا گیا تو سارے بچوں نے ایک ساتھ مکر دیا۔ آپ خود تو کھوتے ہوئے ہیں گرم لوگوں کو کہیں گھمانے پھرانے نہیں لے جاتے۔ لڑکوں کے اس مطالعہ پر یکم صاحب نے بھی ایک فقرہ چرت کر دیا۔ ان بچوں کا اور یہاں ہے کون۔ بس لاکر بھروسے میں بند کر دیا۔ مجھے بیگ صاحب کی یہ طنز بہت وزن دار معلوم ہوئی سارے بچوں سے وعدہ کیا کہ آج ہی تم لوگوں کو لاہور لے جاتا ہوں یہ وعدہ کہ میں قبول کر لے گا

کو یہ بھی ایک منت ہی تھی اس وقت بچوں کی نظر گڑھی رہتی۔ ابھی میں ہی نہیں پائے تھے کہ ایک بچی نے ہاتھ آٹھ میں انگلی کھنٹی۔ اور میں گھر کر گئے۔ بیٹھا۔ بس چلے شام ہو رہی ہے۔ اب میں انہیں طلوع و زوال کا فلسفہ کیا گھمانا نماز پڑھی اور گھر تلخ بیٹھ گیا۔ باقی سب کرچھلا۔ نگ بھنگ بچوں کی آدھ درجی فریج میرے ساتھ تھی۔ بیٹی کی مرگ کھنٹی بدیر میں کئی بار مڑنے کیجئے آتے آتے کیجئے آخر ایک میکی پکڑ لی۔ اور مللا ہل پھر گیا۔ کیجئے تو وہاں کی دیکھنا دیکھ کر اچھل پڑے۔ کیجئے دہر فراروں سے کیجئے پھر تہروی کیجئے جو تھے یہ گھس گئے میں ایک سبزہ تیار ہو بیٹھ گیا۔ اتفاقاً سے وہاں ایک آریہ بیعت تھی پہلے سے بیٹھے تھے۔ انہوں نے حسب عادت دیکھ کے فضائل بیان کرتے کرتے یہ کہا کہ وہاں یہ دیکھ کے سوائے کتنی کتابیں ہیں سب پا کھنٹیں ہیں۔

میرے بیعت دہر کے بعد بیعت ہی سے صرف ایک بات کہی۔ وہ یہ کہ آپ کو دیکھ کر نے ذہنی کتابوں اور اخلاقی اور روحانی سلیفوں کو بھولنا کیجئے تاکم دیا ہے۔ اور مجھے قرآن مجید نے تمام مذہبی کتابوں کی تعمیق اور ان کا اخلاقی اور روحانی سلیفوں کے احکام کی تعلیم دی ہے۔ یہی ہمارے اور آپ کے درمیان فرق ہے۔ بیعت کے نہ دیکھ کر وہ بیعت میرے اس قول پر پھر تک اٹھے وہ بیعت جو میرے ہاتھ میں تھے سبوں نے ناقصانہ ہاتھ سے لے لے

ذیما قرآنیہ القرآن دن انہیں میں ایک آدمی عمر کے معزز بندہ میرے پاس آئے اور کہا کہ میں کھنڈ کا رہنے والا ہوں اور اردو گننا پڑھنا جانتا ہوں۔ آپ اپنے سلسلہ کے کتاب لکھتے ہیں۔ میں نے انہیں دیا ہے کہ قرآن نے انہیں ہمت احمدی دی۔ ایک سنت کے بعد جب میں خود ان سے ملا تو انہیں ذرا دلگسٹا پایا۔ وہ میرے انہوں سے کہنے لگے کہ اس کتاب میں وہ میرے حوالے

دینے میں احتیاط نہیں برتی گئی۔ ایسے چاہئے کہ میری یہ باتیں ہی ہر دہی تھیں کہ وہاں سنیکٹ کے ایک بندہ پر یہ فیہر آگئے۔ ان کے سامنے یہ مشکہ پیش ہوا۔ تو انہوں نے ویسا چوتھہ تعذیر ان کے حوالہ کی تا جیکہ کہ وہ دیر میں پڑھ کر کھنڈ لے۔ ساتھ ہی تو جیہ بھی کہ ادھیکر دیکھ گیا۔ یہی ہی تعلیمات کی ضرورت تھی۔

ایک شخص کی بیعت میں وہاں سے گھر آیا تو ایک شخص ملاں کے لئے۔ حقیقتہً اسی سلسلہ کے لئے ہے۔ اس دوست کی سرگزشت یہ ہے کہ یہ اس طرح کتابوں کا مطالعہ کرنے کے ساتھ کہ بیعت کر لی اور آج بفضل قلم یہ بیٹھ کر ہے۔ محمد عواد ہیں۔ اور پڑھ کر کھنڈ کی زبانوں میں

احمدی ذریعہ اصلاح اور نہ زبان آئے۔ اور آتے ہی یہ فقرہ لکھا کہ مجھے اب یہ یقین ہو گیا ہے کہ میری اصلاح احمدیت قبل کے فیہر نہیں ہو سکتی۔ میں نے ان کے ہنر دیکھ کر حیدر زوری باتیں پڑھیں۔ وہ گڑھی گڑھی اسنے جو جس میں آج لکھتے کہ مجھے ان کو صیانت کرنا پڑا۔ میں نے انہیں بیعت میں حملت کرنے سے روکا۔ اور لفظ منطقت تم رکھنے کی تاکید کی۔ اور کافضل ہے کہ ہر دوسرے تیسرے دن آجاتے ہیں اور جب تک بیٹھے ہیں احمدیت کا فلسفہ بلند ہونا شروع ہے۔ ان میں تقریر۔ تقریر اور اشعار کے ذریعہ اپنے خیالات ظاہر کرنے کی بھی صلاحیت ہے۔

دام مارگی فرقہ بعد ایک عجیب لطف بنا۔ بیعت کے ایک حلقہ میں ان دنوں ایک علمی کتاب بہت مقبول ہو رہی ہے۔ یعنی "ہمدی کا علاج" اپنے پیشاب کے ذریعہ ہمارے ایک دوست کو اس سے پڑا تھف ہے۔ وہ ایک دن بڑے خوش خوش لکھے۔ اور باخار سرگوشی کہتے تھے۔ جب رات ایک کو معلوم ہوا ہے اور وہ دیکھ کر دیکھ کر اس بیعت انگریز دریافت کا سورہ ہنر میں ذکر موجود ہے۔

میں پریشانی بہت متعجب ہوا۔ اور جب انہوں نے اس کلمے کی تفصیل شافی شروع کی تو مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ شاید اب سلاز میں محمد دام مارگیوں کا ایک فرقہ پیدا ہونے والا ہے۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا اور کہا کہ آئندہ ایسی نکتہ نوازی نہ فرمایا کریں۔ ورنہ وہاں کو اپنی دانش میں کھانے ہی نہیں دیں گے۔





# بھدر واہ میں غیر مبالغہ دوستوں کی مسئلہ نبوت میں ناکامی

## خواجہ غلام انبی صاحب گوئی ایم اے ایل ایل بی وکیل عدالت ہائے بھدر واہ کا منصف فیصلہ

اسلئے خواجہ محمد عبدالنبی صاحب نانی عدالت احمدیہ پونجی مشہورہ

گورنمنٹ ڈپٹی جج کے ہونے پر میری تشریح  
 صاحب ایچ بھدر واہ تشریح ہائے ایک  
 غیر مبالغہ دوست چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب  
 نے ان سے حضرت اقدس کے اعرافیہ نبوت  
 پر تبادلہ خیالات کی خواہش کا اظہار کیا جس  
 کو ایچ صاحب نے قبول فرمایا چنانچہ وہ میرے  
 دن پر حاضر ہوئے اور وہیں سے بعد اور اس  
 صاحب کو خواجہ غلام انبی صاحب گوئی موصوف  
 نے زرا اعرافیہ ایک جلسے پر چنانچہ اس  
 صاحب کی تفسیر پر روبرو، اخبار پر مضمون  
 اور جرنل "کنوٹیشن" میں مضمون بھی لکھے۔  
 رپورٹ شائع ہونے کے بعد عبور آد  
 دن سے شیخ انعام الحق صاحب نے  
 چوہدری صاحب کو شکر و ثناء میں لکھا  
 آپ نے اپنی صاحب سے مسئلہ نبوت  
 پر مبالغہ کی کہیں خواہش کا وہی کہ انہوں  
 میں مرقوم ہے کہ  
 "بھدر واہ میں چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب  
 عزیز صاحب دست ہی آجک خواہش پر نبوت پر  
 تکرار کے نام پر پمپل میں لکھے گئے ہیں۔  
 چنانچہ اس وقت ۲۹ مئی ۱۹۲۲ء  
 چنانچہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ بازار میں  
 بھدر واہ میں ذریعہ انتہام کھیل کالونز  
 پر آکر آدھا کی خوشی میں دھنگل زاریاں لگائی  
 چوہدری صاحب اعرافیہ صاحب احمدی کی زبان  
 سے چند اقوال کی تشریح ماننا ظاہر ہو چکا تھا  
 اور چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب غیر مبالغہ  
 لائے نہ بلکہ مجھے کہاں سے دیکھ لیا اور  
 ذرا پریشان کر کے  
 "مجھے بھدر واہ کی کسی شیخ  
 انعام الحق صاحب نے چند  
 برس پہلے اپنی صاحب کی رپورٹ  
 کا Cutting بھیج کر  
 میرا جواب طلب کیا ہے کہ گویا  
 میں نے ہی اپنی صاحب سے مسئلہ  
 نبوت پر بحث کرنے کی خواہش  
 کی ہے۔ حالانکہ میں نے کوئی  
 خواہش ظاہر نہیں کی۔ یہ اپنی  
 صاحب کی مصلحتاً مبالغہ آمیزی  
 ہے۔"

(درخواست دے)۔  
 کرم محمد امین مسم صاحب بھاری  
 اسلئے ایک وقت ایم اے اور  
 سے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔  
 موصوف کی زبان میں ایچ صاحب  
 پر ناپاؤ کا بیان کیلئے دعائیہ دقت  
 ہے۔

چوہدری صاحب کی شان کے خلاف  
 ہے وغیرہ وغیرہ۔  
 چنانچہ میں نے عرض کیا کہ چوہدری صاحب کے  
 بے موقوفہ رائے عمل بحث چھوڑنے کے  
 نام منصف سے اور اصل میں اس  
 موقوفہ پر ایک کو کوئی ایچ صاحب کے  
 تاثرات سے مستدرک کے کلام میں  
 اپنی گورنمنٹ پبلسٹی پر وہ ڈالنا چاہتے  
 ہیں۔ اور نہ اس رپورٹ کو گھٹ تک پہنچانے  
 کے اور ہی موقوفہ ہے، جبکہ چوہدری صاحب  
 دن میں کوئی دوشیزے سے ان میں سے  
 کوشش کی کہ اس روز ہی مکتوب میں اس وقت  
 نہ آجوں کیونکہ عام دنگل دیکھے آئے ہیں  
 ویسے وقت مذہبی بحث چھوڑنا مناسب  
 ہے۔ چنانچہ میں نے نہایت نرم لہجہ میں  
 اسے بتا کر میری تحقیقات و علم میں مضمون  
 ایچ صاحب کی رپورٹ میں برصداقت ہے  
 ہاں اگر آپ کو اس کی اعتراض ہے تو آپ  
 میں اخبار میں مضمون تحریر کریں۔ اس قسم  
 کی گفتگو میں وقت ضیاع نہیں ہوگی۔  
 چوہدری صاحب زیادہ ہی خوش لہجہ میں مرقوم  
 صاحب کے خلاف غلط بیانی اور مبالغہ  
 آمیزی کے نادرہ الفاظ بار بار دہرانے لگے  
 حتیٰ کہ گزشتہ ایک ہفتے میں آپ کی قوم ہماری  
 گفتگو کی طرف سبکی۔ سو میں نے بھی چوہدری  
 صاحب کو بتا کر حتیٰ شناسا ہفتے کے دنوں  
 میں ایچ صاحب کے تاثرات مزید سہل کیے ہیں  
 جن کو مشائخ آپ کے موقوفہ میں نہیں اور  
 نہ آپ کو اپنے چہرے پر وہ داغ وصلی  
 سکتے ہیں۔ خواہی صاحب سے بحث کر کے  
 لگا چکے ہیں۔ کیونکہ جو بحث مسطور میں ایچ  
 صاحب نے ایک غیر جانبدار منصف سے  
 کی ہے۔ چوہدری صاحب نے  
 میری حق گوئی کی تاب نہ لاکر اپنا اس طرح  
 ذہن کھو دیا کہ مزید ایک ہفتے میں  
 گھر سے پر مجبور ہوئے اور کہتے تھے کہ  
 آپ کو اپنی قوم پر ناہنجو لگا کر کوئی صاحب نے  
 کہا تھا کہ میں نے قایم دینوں کا تو بھرتی  
 لیا ہے۔ آپ کے ذہن میں مضبوط اور جبروت  
 اور مضبوط ہیں۔ میری قرآن کی طنز پر ہاتھ  
 اور مصنف پر کہہ کر ایسا بیان کہ چوہدری صاحب  
 بار بار دہرانے سے تمام خواہم کو غلط لہجہ  
 لگ ہائے کہ واقعہ یہ ہے کہ چوہدری صاحب  
 کے ہونے کے آخر میں نے لگا کر چوہدری صاحب  
 کو آپ ترک کرنا ہاتھ میں نے کر ہی نہیں تھے  
 تو کوئی صاحب نے مجھے ایسا کہا تو میں  
 یقیناً جس کو نہ لکھتا تھا صاحب نے

کو کوئی صاحب دیکھ ہونے کے علاوہ تفسیر  
 نیش کا فرض کے پرینڈیٹ میں ہی اور  
 وہ اپنی ذمہ داریوں کو آپ سے بددعا  
 پہنچتے ہیں کہ وہ ماننے ہیں کہ انہوں نے  
 سرمایہ ایچ صاحب کے حق میں فیصلہ دیا  
 ہے جس سے وہ برائے خیران نہیں کر سکتے۔  
 آپ کے بیان سے وہ دھوکا باز ثابت  
 ہوتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ درپور  
 آپ کی اپنی ذمہ داری ہے۔ ہم ہی ہی نہیں  
 آپ کے اس پر دیکھنا اسے کہ اگر بیچ  
 ہیں۔ دیکھیں گے وہ اس طرح سے آپ کو  
 جو جوابت کریں گے۔

چوہدری صاحب نے اپنے غلط کلام  
 کا صحیح تصویر بنا کر عرض کیا کہ ایسا اب کوئی  
 صاحب نہیں بنا رہے ہیں اور اگر وہ  
 اور کہا کہ نہیں نہیں میں نے سبک دینا  
 کہا کہ کوئی صاحب کے لئے کہا۔ البتہ ان کی  
 گفتگو سے میں نے معلوم کیا کہ وہ دراصل  
 ایچ صاحب کا طنز بنا رہا ہے۔ اس  
 پر تمام مجھے نے ایک دن کا حق پر  
 سنا میں نے ان کی غلط بیانی کا مستحق  
 اڑا کہ معاملہ کو دنگل کرنے کی استعداکی  
 میں نے فوراً ہی ان کے استبدادی جھوٹ  
 کا تجربہ آدھ کر واقعات کی روشنی میں  
 ثابت کیا کہ فی الواقعہ مذہب رپورٹ کے  
 مطابق اس بحث کو خواہش چوہدری صاحب  
 کے ہے۔ جب کہ وہ عرض کرتے ہیں  
 دیکر اپنی صاحب کی تلاش میں دھنگل  
 سرگواں رہے اور خود پر بدانت خور  
 بندہ بندہ صفت و قدوس بات جیت  
 کرنے کی کوشش کی۔ اور اس طرح سے  
 برہنہ صاحب ناپاؤ کا اپنے دیکر پہلے  
 گئے اور عوام نے عرض کیا کہ جو شخص بازار  
 پر غلط بیانی کرے اسکا ہے تو وہ ایچ  
 صاحب کے خلاف بیتہ شامی سے ہی  
 کب چھوٹے گا۔

میں نے اس سے دن جمع ہی جواب  
 کوئی صاحب کی خدمت میں تحریری درخواست  
 بھجوی اور وہ ہر بانی مبالغہ میں ایچ صاحب  
 و چوہدری صاحب سے جوابت نے اپنی رائے  
 تمام کہے ہیں۔ مجھے تحریری مصلح  
 لیا ہے۔ چنانچہ مگر ان صاحب نے مجھے  
 بذات خود حاضر ہونے کا پیغام دیا۔ لہذا  
 کم شہد جب میں ان کے در و درت پر  
 پہنچا تو وہ ان گفتگو پر ہلکا چوہدری  
 صاحب نے مجھے پہلے ہی کوئی صاحب پر  
 دست نہ ہوا تو ان کو رپورٹ لکھ کر

کے کہ وہ اپنے سابقہ فیصلے سے خوف  
 ہو کر اپنی صاحب کی خبر بد بھارت کی  
 تری ہو کر۔ مگر حق پسند منصف نے مجھے  
 صاحب کی اس غیر معتدل تحریر پر عمل کرنے  
 سے انکار کیا ہے۔ بلکہ اہمیت کا دعویٰ  
 کرنے والے غیر مبالغہ میں کی ایم ای کمزوری  
 اور غلط رجحان کرنے کا انہوں نے کہا ہے  
 بالآخر میری درخواست کو منظور فرمایا  
 کوئی صاحب نے اپنی حق گوئی کا نذرہ بھرت  
 دیتے ہوئے بددعا فرودھے اس صاحب  
 کے صحیح جواب کے متعلق ایک تحریر بھی  
 کے ملاحظہ سے چوہدری صاحب کی تمام  
 کذب بیانیوں کا صحیح ٹوٹا ہے آج سے  
 اصل فیصلہ میرے پاس موجود ہے۔ جن کی نقل  
 حرف برف اس جگہ دینے کا کہنا ہوتا  
 اور انہیں پندرہ دن تک منکشف ہوں کہ اس  
 معاملہ کی حقیقت کیا ہے۔ سزاہ نقل راج  
 ذیل ہے۔

کوئی صاحب نانی صاحب  
 اس مضمون۔ تحریری چوہدری صاحب  
 صاحب دکن حضرت احمدی (دائیں) بندہ کے  
 پاس آئے اور تحریر دکھائی۔ جو چوہدری  
 ایچ صاحب کے پیچھے بیان شائع شدہ  
 اخبار بددعا کی نقل تھی۔ اور انہوں نے کہا کہ  
 منصف صاحب کی تردید کروں۔ اس مسئلہ  
 میں آپ کا خط بھی سعیدی مول آیا۔ اس کی  
 دہی میں نام۔ تو ہے کہ ایک کلمہ گنگا  
 سے ہی اپنے تاثرات نسبت مبالغہ آمیز  
 ایچ صاحب و چوہدری صاحب کا دعوت  
 ظاہر کروں۔ مگر سب سے پہلے میرا ارادہ  
 کرنا چاہتا ہوں کہ اس جماعت احمدیہ کے کسی  
 فرقہ کے مذہبی عقائد نسبت دعوئے نبوت  
 یا محمدیت یا محمدیت صاحب مبالغہ  
 کا شریک نہیں ہوں۔ اس لئے کوئی فرقہ  
 واسطہ دار یا بابت واقعہ کرے۔

دوسری چیز چوہدری صاحب نے ملامت  
 طلب سے وہ یہ ہے کہ میری تحقیقات  
 و علم میں نہایت ہی فراموشی میں  
 خیانت اور تاثرات کو درست علم الکلام  
 (Rationalism) پر ہی زیادہ توجہ  
 دیا ہے۔ ایمان کو برہنہ سے انکار  
 پر پہنچے۔

جہاں تک صاحب ذریعہ عزت کا تعلق ہے  
 ہی اس میں حاضر تھا۔ مبالغہ ناپاؤ میرے  
 پر نہیں ہے کہ صفت قبل صحت و صفت  
 ہوتے تھے۔ نانی صاحب کی شورش ہو گیا  
 تھا۔ اللہ اللہ کہ جس نے جو حاضر میں جس کی  
 طرف سے اصرار ہوا کہ بندہ مبالغہ  
 اور اپنے راستے ظاہر کرے۔ بندہ نے فرج  
 اپنی طبعی نزاکت کی خاطر اسکا ایک مبالغہ  
 کرنے سے چنانچہ میں نے انہوں کو کہا کہ  
 میں نے راکل کی حقیقت سے بحث نہیں  
 سناؤں گا۔ اور جو کہ میں بحث

### اخبار بدرد کے فلمی معاونین کی خدمت میں

اخبار بدرد میں اشاعت کے لئے اپنے مضامین اور تبلیغی رپورٹیں ہمیشہ کاغذ کے نصف حصہ پریمان تحریریں لکھ کر بھیجیں اسوں سے کہ تو خود مقالہ نویس اور نام نگار حضرات اس بات کا خیال نہیں رکھتے جس کو وہ سے ایسے مضامین اور اطلاعات کرا قابل اشاعت بنانے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ ہاریک اور گنجان تحریریں موصولہ مضامین بار پوریں اگر کسی وقت شریک اشاعت نہ ہوں تو اس پر شکوہ نہ کیا جائے۔۔۔ وادیٹر

### تقریب تھنا نہ در خواست دعاء

مورخہ ۲۸ رگت ۱۳۲۹ بروز اربعہ ہمسایہ جمعہ امتہ السلام صاحبہ بنت کرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لائبریری کی تقریب رخصتہ نزع عمل میں آئی۔ ان کا جناح ۸ نومبر ۱۹۰۹ء کو محکم محمد احمد صاحب معید فاضل واقف زندگی کے ساتھ محرم مولوی بشارت احمد صاحب بشرنے لائبریری میں چھلنا۔ تقریب رخصتہ میں مقامی احباب کے علاوہ رگھو سے بھی احباب شریک ہوئے۔ اور محکم جوہری محمد شریف صاحب مسیح علاء الدین سے رشتہ کے باریک جوئے کے لئے دعا گرائی۔ احباب جماعت اور درویشان قاریان دعا گری کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو باہنیں کے لئے سیر طریعہ بربکت کا موجب بنائے۔ اس تکسار ملک الیقین احمد سرور این ملک محمد شفیع صاحب مرحوم لائبریری۔

### ولادت

مورخہ ۲۹ نومبر اتالی نے اپنے نفل سے مجھے دوسرا اولاد کا عطا فرمایا نام اقبال احمد بچوں کی نگار۔ مورخہ ۱۰ دسمبر حضرت سید علی احمد صاحب مرحوم رذ انبیا کا پوتہ ہے۔ بد رنگن سلسلہ درویشان کرام سے نوروود کی درانہ عمر خادوم دین قرۃ العین ہے۔ کہ باہر از دعا کی درخواست ہے۔

### ماہنامہ "میرا بسان" الہ آباد میں محققانہ ستمبر (بقیہ صفحہ ۶)

طرہ کی سیاست پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد رکھ کر مادی قوت کے چھوہاں ہیں۔ مولوی ابراہیم نے اپنے جفا ہو گئے اور اشتمال میر کا پتہ ملت نہیں اور المومنین اس امر میں سلسلہ ربانی مہر مولیٰ اور دیگر بزرگوں کی مناسبت اسلام رقیبہ محمد اول کتب جلالہ رضی اللہ عنہم نے ادا میر کرنے کی کتاب ان کا وقت نسبت فرمادہ مسالوں زاین کے اور فرورد اسلام کی تعلیم اسلام کے ہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ کی راز اور غنہ کے خورد خزانہ کے اور بارہی وقت میں کردہ ان مقدس حقائق کو قدر کی نگاہ سے دیکھ کر کوئی بے ہوش نہیں ہے کہ انسانی بانی پر حق ہے اور روحانی مفاہیم میں کہنے ضروری ہے کہ اشتمال اور اشتمال کے لئے اسی کو بہت سے اپنے درون میں چھلنا اور انہی کتب سے طبعی حقیقت آپ کو اس کے دل کی حقیقت میں لانا اور انہی مسماہت و شکاک اور پاکیزہ اور افضل مرتبہ ہے۔

اشفاق کے تعلق کو باہر دہ تمام کروں اور صحابی کے اشارے مذہبیں تکیوں کا ناخاکہ کے منبع کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی چاہنا جو دنیا کی آٹھ سے معنی ہو رہی ہیں۔ انہی کا کرول اور وہ روایت جوئی کی تالیفوں کے نیچے وہ لگی ہے اس کے ذمہ دکانوں اور سب زیادہ یہ کہ ناسخ اور جوئی ہوئی تو توجیہ جو ایک قسم کے شرک کی تیزیش سے خالی ہے جواب ہاؤ ہو رہی ہے اس کو دوبارہ نام کرول.... جو تکیہ رکھتے ہیں اس کے برعکس ہمارے مخالف مضمون نگاروں کو کو کہ اشارہ ہے کہ وہ مادی نہیں یا کی داری کی ضرورت تھی۔ حضرت مسیح و مرقد علیہ السلام کی نشاۃ ثانیہ کا جو روحانی پروردگار یا جس کی شاہین اب اقتدار و امضاء عالم میں فیصل یکی بس جس کا ہارسہ غریب کو کلمہ قرآن ہے کہ میرت اچھا طریقہ ہر ماہ ہے علمنگار نہ کو کر اس سے قطعی نہیں وہ قرآن

### کیرنگ میں سیرت النبی کا جلد (بقیہ صفحہ ۲)

سلی اللہ علیہ وسلم معتقد ہوا تھا کہ قرآن کریم اور وہ سب سے نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سچے فقریر جناب شیخ کرم علی صاحب نے کی آپ نے ہا ہوا مسامت بیان کیا کہ آیت نے کما طرہ اصالی الہی کے طریق تباہے اور ان پر عمل کر کے دکھا با اس عملی مرتبہ کا اثر تھا کہ وحشی مدت تک چند سلاوں کی تربیت کے ساتھ با خدا انسان ہی گئے۔ آپ نے ت باکرمین مذہب اسلام میں سے جس کی پائے کلمات پر عمل کر دقت ایک انسان خدا کے مٹا کی کاشف حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے بعد جناب فتی نیا فی الدین حق صاحب نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک نظم کیا اور ترجمہ سنی۔ دوسری تقریر جناب مولوی شیخ طاہر الدین صاحب پر پڑھا ہے جو عین الحمیہ ہے۔ کی آپ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ آخراصلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے لئے نمنون ہیں چنانچہ جب ہم حضور کی مبارک سوانح نبیات کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس حقیقت کا ماتہ آزار کرنا پڑتا ہے۔ فی الواقع حیات انسانی کا کوئی شیبہ نہیں میں یں آپ کا مقدس نونہ موجود ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ کے تاریخ سے بعض طامین عمدہ پیرا میں بیان کیے ہیں ماہرین نے بڑی دلچسپی سے۔ انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ابو اندر در لفظان حضرت مسیح و مرقد علیہ السلام کے ان افراد کے لئے خود کرم سے دعائیہ تحریک کی جو اس وقت صاحب زراعی میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو شفا کا عطا فرمائے اس طرح اجتماع دعا کے بعد ہم اپنے سات یہ مبارک مجلس نعمت بنیہ جلسہ میں حاضر ہیں بلفظ تماہتے اچھی تم علاوہ احمدی احباب کے بعض عزیز میں علیہ میں شریک ہوئے۔ نا محمد شفیع صاحب۔ ناکر رخصت فاس فاس فی سبیل مستقیم کیرنگ۔

قبائلی کا دعویٰ نبوت کا ہے۔ کہ مولودیت کا۔ دسمبر ۱۹۰۹ء فقذو السلام آپ کا محمد ایوب بیکرا (دہ مخط بخروف اردو)

مطالعہ درجہ اولیٰ کے نقطہ نظر سے ہمیں اس پر کاہیں رائے اسے دونوں کا۔ انفرخ ہوا شایہ ناسیث نام فاضل انڈیا میں ہوا۔ اور مرزا صاحب کی اپنی تحریرات کو وہ نبوت میں پیش کیا۔ کیرنگ مولوی میری شامی ترکیب نا واجب سے اس سے آقا جہاں تک دکان پیش کر وہ ماسخین کا مصلحت ہے تمہرا صاحب کی آخری تحریر مورخہ ۲۳ سنہ ۱۳۲۹ء از لاسور۔ مہربہ افتد عام ۲۴ سنہ ۱۳۲۹ء و بقیہ سب دیکھیں گے ہیں نے مرزا صاحب کی آخری رد فلگا سمجھا۔ چنانچہ میں نے چند ہونہ معانی لکھا ہے۔ یہ ہے بعض ماسخین نے غلط یا سچ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ خواہ وہ کسی منقہ نبوت میں اس وقت آپ کی دوستی کا نشانہ ادا نہ کر سکوں گا اور اس پر جس سبب سے درخواست ہو گی اور جوہری صاحب مدتہ کے ہمارے ہونے راستہ میں جوہری صاحب نے بیچے اپنا ہم طیار کی کرنے کی غرض سے اپنے دکان کو دہرا اثر شروع کیا۔ میں نے تعلق نکالا کرتے ہوئے اللہ سے عرض کی کہ آپ مجھے نیک اور باعمل مسلمان کو ہر اسباب کی نسبت عقائد میں بھی یا اثباتی مگر Leadiing تبدیل کرنی چاہئے اگر آپ ہائے اور اذ بنا ہائے۔ انہی کا دعویٰ کہ کوفتہ تو یہ آپ احمدی نہیں ہیں۔ خاناپ کے ایمان کی کا مصلحت نہ ہے؟ فلا می گئی ایم۔ اسے

"دستخط بخروف ۱۰۔ ۲۰۔ ۱۸-۸-۰۹ یہ ہے فوہر غلام نبی صاحب گئی ہ فیصلہ جس کی نسبت جوہری صاحب جھوٹا پینتے تھے۔ کہ انہوں نے وضع صاحب کے قویں کو فیصلہ نہیں دیا۔ کچھ جوہری صاحب کو یاد ہو گا کہ بازار دالی غٹ میں شیخ محمد الی صاحب ایم۔ اسے ٹینگ ملکہ رکھنا پوٹہ میں موجود ہے۔ چنانچہ اس وقت نہر نے حضرت کے زیر بحث تحریرات جو کہ گئی صاحب کے مطالعہ میں ہیں صاحب نے انہی تحقیق شیخ صاحب موصوف کو مطالعہ کے لئے بھیجے۔ دوسرے دن شیخ صاحب سے بھی بندہ نے اپنے مسناؤ کے نتیجہ استفسار دیا۔ چنانچہ انہوں نے میں مزید دلیل سلطہ ارسال فرما کر حق سفسانہ کا ثبوت دیا اور بھی کلام کے اخافتہ مسلمات کی خاطر وہ عبارت میں راجح نہیں ہے۔

مخبر حیا مہمنا صاحب اس وقت تک کلمہ جوہری سات ہے آپ کی دیکھو جناب میر محمد علی غلام شریف صاحب نے کہ تھی اس سلسلہ میں میں نے جہاں کتابوں کی زامانی جو کہی کرنا ب غلام صاحب کو وہ نے اپنا فیصلہ سادہ فرمایا۔ ان کتب سے بلکہ طاہر بیکر جناب مرزا غلام احمد صاحب

دو درخواست دعویٰ میری الہی کی طبیعت جلیلہ سے آقا صاحب جمعیت اور درویش ن کا بیان سے محبت کا طرہ علیہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسے درخواست کی زیادہ سے زیادہ خدمت کو لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تمیں شیخ محمد اسلم مسیح سادہ لکھنؤ۔

# چندہ تحریکِ حید

تحریکِ حید کا مانی سال طم ہونے والا ہے اور احبابِ جماعت کے ذمہ بھی بہت سے دعوہ جات کی رقم واجب الادا ہے دفترِ ہذا کی طرف سے بارہ تحریکِ جمعیاتی گئی ہے۔ اور باد و پانی بھی کروائی گئی ہے۔ نیز سہ ماہی تحریکِ حید بھی ملایا گیا ہے لیکن بعضی احباب نے اس طرف ملاحظہ فرمایا نہیں۔ ایسے افراد کو فوری توجہ کرنی چاہیے کہ جو انہوں نے چندہ تو ادا کر ہی دینا ہے۔ لیکن دیر سے دوا کرنے میں ان کے ثواب میں کمی ہو جائے گی۔ چنانچہ بارہ بار کی تحریک اور توجہ دلانے کے متعلق سیدنا حضرت نلیفۃ المسیح الثانی ایہ العالیہ نے فرمایا ہے کہ "یہ طریقِ ربار بار توجہ دلمانا بھی انسان کے لئے ثواب کی کمی کا موجب ہوتا ہے اور یوں بھی یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ انسان اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ بھی دے اور پھر ذرا ہی غفلت سے اس کے ثواب میں کمی آجائے اور اس کی سستی سلسلہ کے لئے پریشانی کا موجب بن جائے پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وعدے کے بعد جلد سے جلد اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا تقابیر ہتھے انہیں بھی اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے"

دیکھیں! یہاں کئی باتیں ہیں جو اس کی سستی سلسلہ کے لئے پریشانی کا موجب بن جائے۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وعدے کے بعد جلد سے جلد اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا تقابیر ہتھے انہیں بھی اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے"

دیکھیں! یہاں کئی باتیں ہیں جو اس کی سستی سلسلہ کے لئے پریشانی کا موجب بن جائے۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وعدے کے بعد جلد سے جلد اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا تقابیر ہتھے انہیں بھی اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے"

دیکھیں! یہاں کئی باتیں ہیں جو اس کی سستی سلسلہ کے لئے پریشانی کا موجب بن جائے۔ پس ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیے کہ وعدے کے بعد جلد سے جلد اپنے وعدے کو پورا کر دے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کا تقابیر ہتھے انہیں بھی اپنے بقائے صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے"

## تبدیلی پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صدنا قد فاضل النسیکرت بیت المال!

مندرجہ ذیل جماعتوں نے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل النسیکرت بیت المال سعویں اور ان کی رعایت طبع کے باعث تقریباً ایک صد ہزار روپے ساہو پروگرام سے بیٹھ ہو گئے ہیں۔ اب وہ درج ذیل پروگرام کے مطابق جماعتوں میں پہنچ رہے ہیں۔ ایسے سے کہ احبابِ جماعت اور سیدنا سیدنا ان سے معاوضہ حسابات وصول چند جماعت کے سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرمادیں گے۔

ناظر بیت المال تادیان

سینہ	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	تیسام	تاریخ واپسی	کیفیت
۱	سورنگھیر	۲۷	۲	۲۹	۹/۴۰
۲	اردین	۲۹	۱	۳۰	"
۳	یک مسکن	۳۰	۱	۳۱	۱۰/۴۰
۴	نادر علی	۳۱	۳	۵	"
۵	باری	۵	۲	۷	"
۶	ہما گپور	۷	۲۵	۹	"
۷	برہ پورہ	۹	۲۶	۱۱	"
۸	رانجی	۱۲	۱	۱۳	"
۹	جسٹین پور	۱۳	۲۰	۱۵	"
۱۰	دوسری ٹی ٹی ٹی	۱۵	۲۷	۱۶	"
۱۱	سورنگھیر	۱۹	۱	۲۰	"
۱۲	سکھتہ	۲۱	۵	۲۶	"
۱۳	کھرت پور	۲۷	۲	-	"

### پتہ مطلوب ہے

مکرم عبدالحق صدنا ایہ العالیہ صاحب مکرم حضور جلالاں فرمیں ۱۹۶۴  
 جس جگہ بھی ہوں اپنے پتہ سے دفتر کا اطلاع دیں۔ اگر ان سے متعلق ۲

# چندہ جلسہ سالانہ کی داہنگی جلسہ سے قبل ضروری ہے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ احمدیت کے تیسام کی اعزاز کو پورا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اس مقدس اجتماع کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت یسح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی یہ چندہ جاری ہے جس کی شرح ہر احمدی درست کو سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ یا ایک ماہ کی اوسط آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور لازمی چندہ کے منقرہ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہ العالیہ نے فرمایا ہے کہ اس چندہ کی داہنگی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:-

"چندہ جلسہ سالانہ شروع سال ہی ہی ادا کرنا چاہیے تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس و دیگر سامان بروقت خرید لیا جائے"

اگر احبابِ جماعت حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال کے ابتداء میں چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں تو جلسہ کی فروریات کی اشیاء ہر وقت اکتھی اور سستی خریدی جاسکتی ہیں اور اخراجات میں لغات اور انتظام میں سہولت ہو سکتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب تقریباً تین ماہ باقی ہیں۔ لیکن اکثر جماعتوں کی طرف سے اس مدین چندوں کی آمد کی رفتار نا احوال بہت سست اور غیر تلی بخش ہوئی ہے اور گزشتہ سالوں کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جو احباب سیدنا حضرت اقدس ایہ العالیہ کے ارشاد کے مطابق ابتدائی مہینوں میں چندہ جلسہ سالانہ کی داہنگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ سے قبل اس کی ادا کیگی کی طرف توجہ نہیں دیتے ان کے ذمہ مالی سال کا کٹاؤنک یہ چندہ تقابیر ہتھا ہے۔

لہذا ضروری ہے کہ جہاں احبابِ جماعت اور سیدنا داران چندہ سالانہ کی داہنگی کی طرف فوری طور پر توجہ ہوں تاکہ جلسہ سے قبل ہر جماعت کی سونی صدی وصولی چندہ ممکن ہو سکے۔

سبلیں صاحب کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس چندہ کی بروقت ادا کیگی پر زور دیں اور کوشش فرمادیں کہ جماعت کے ہر فرد کے چندہ کی وصولی جلد سے جلد کر کے رقم جلسہ سے قبل مرکز میں پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے اور ہر ایک کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال تادیان

## ہفتہ تحریک و حدیث

دفترِ وصیت اکتوبر کے آخری ہفتہ میں رجب ۱۴۲۱ سے شروع ہو گا ہے (ہفتہ وصیت منار ہے عہد بیداران جماعت اور سبلیں میں گذار ہے کہ وہ اپنی جماعت میں ہفتہ وصیت منانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

ہفتہ شروع ہونے سے قبل عہد بیداران اور سبلیں کو کام کو چاہیے کہ وہ حسب ضرورت دفتر سے فارم وصیت منگو ایس

سکرٹری ہفتہ وصیت منار تادیان

۲ تکی درست کو مہم ہو کہ وہ کس جگہ روکش پذیر ہیں تو ان کے مکمل پتہ سے دفتر مطلع فرمادیں عثمان ہون گا۔

سکرٹری ہفتہ وصیت منار تادیان

